السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے میں کہ شہر کراچی میں زید ایک مکان بطور کرایہ دار چالیس روپے ماہوار میں رہتا ہے۔ اب کسی مجبوری کے تحت یہ مکان چھوڑ کر کسی دوسرے شہر میں جانا چاہتا ہے۔ اور جاتے وقت مکان کا قبضہ بجائے مالک جایئداد کو دے محمود کو دے رہا ہے۔ اور محمود زید سے یہ طے کرلیتا ہے۔ کہ تم مالک جائداد سے اس مکان کی رسید میرے نام تبدیل کراؤ۔تاکہ مالک جائداد مجھ کو اپنا کرادیہ دار تسلیم کرے۔ اور مکان کا قبضہ مجھ کو دے۔ کر مجھ سے بطور پگڑی مبلغ آٹھ ہزار روپے لے لو پھر محمود زید سے یہ معاملہ طے کرکے بکر سے یہ کہتا ہے کہ میں نے زید سے ایک مکان آٹھ ہزار پگڑی پر لیا ہے۔ لیکن میرے پاس روپے نہیں ہیں۔ اس لئے تم آٹھ ہزار روپے زید کو دے کر مکان کی رسید اپنے نام کرالو مکان میں میں رہوں گا۔ میں بطور کرایہ تم کو ایک سو چالیس روپے ماہوار دیتا رہوں گا۔ تم چالیس روپے ماہوار مالک مکان کو دینا اور اور سو روپے ماہوار اپنے پاس رکھنا اور جب میرے پاس آٹھ ہزار روپے ہوجائیں گے۔ تم کو آٹھ ہزار روپے دے کر مالک مکان سے رسید اپنے نام کرالوں گا۔ اور چالیس روپے ماہوار میں خود براہ راست مالک جائداد کو دیتا رہوںگا۔ مہربانی فرما کر بتایئں کہ بکر کو اس طریقے پر سو روپے ماہوار لینا شرعا جائز ہے یا نہیں اس میں سود وغیرہ کا کوئی گنا تو نہ ہوگا۔ بکر کو اس طریقے پر سو روپے ماہوار لینا اگر ناجائز ہو تو دوسری بات محمود یہ پش کرتا ہے کہ جب تک میرے پاس روپے ہوجایئں گے۔ اس وقت مکان کی پگڑی کی رقم جو بھی دوسرا دے چاہے وہ گھٹ کر چھ ہزار روپے رہ جائے۔ چاہے آٹھ ہزار سے دس ہزار ہوجایئں۔ وہ تم کو دے کر رسید اپنے نام کرالوں گا۔ اور مالک جائداد کو براہ راست چالیس روپے ماہوار دیتا رہوں گا۔ ازراہ عنایت تحریر فرمائیں۔ کہ شرع شریف کی رو سے دونوں طریقے جائز ہیں یا ایک یا دونوں ناجائز ہیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئلہ بالا میں واضع ہو کہ اولا زید کو چاہیے کہ جب کہ مکان خالی کرکے دوسری جگہ منتقل ہونا چاہتا ہے تو مکان کا قبضہ مالک مکان کو دے دے اور محمود کا بکر کو سو رپیہ ماہوار دینا یہ سود ہے۔ لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل قرض جر منفعة فھوا ربا نیز دوسری صورت بھی مشکوک ہے۔ جو شرعا ٹھیک نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم عبد القہار غفرلہ معاون نائب مفتی

(فتاوی ستاریہ جلد 4 صفحہ 16۔17)

توضیح

پگڑی مکان سود بھی ہے۔ ظلم اور غصب بھی ہے۔ یہ سلسلہ پگڑی در پگڑی چلتا رہے گا۔ مالک مکان نہ کرایہ بڑھا سکے گا۔ اور نہ اپنا قبضہ لے سکے گا۔ یہ مکان تو ایک قسم کا گروی ہوگیا۔ مالک مکان جب بھی قبضہ لے گا۔ قابض مکان کو وہ کل رقم ادا کرکے قبضہ لے گا۔ واللہ اعلم علی محمد سیعدی۔

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 14 ص 130

محدث فتویٰ